

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والدین کے ساتھ نیکی کس طرح کی جاسکتی ہے؟ کیا ان میں سے کسی کی طرف سے عمرہ کرنا جائز ہے جب کہ قبل ازیں انہوں نے خود بھی عمرہ کیا ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

والدین کے ساتھ مال و جاہ اور بدنی نفع پہنچانے کی صورت میں نیکی اور بھلائی کرنا واجب ہے 'جب کہ والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے۔ نافرمانی یہ ہے کہ ان کی زندگی میں ان کا حق ادا نہ کیا جائے اور ان کے ساتھ نیکی و بھلائی نہ کی جائے اور جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا کہ ان کی زندگی میں ان کے ساتھ نیکی و بھلائی مال و جاہ و جسم کے ساتھ ہوتی ہے اور ان کی وفا کے بعد اس صورت میں کمان کے لیے دعا و استغفار کیا جائے۔ ان کی وصیت پر عمل کیا جائے۔ ان کے دوستوں کی عزت کی جائے اور ان لوگوں سے صلہ رحمی کی جائے جن سے صلہ رحمی کا سبب والدین ہی ہوں۔ یہ ہیں نیکی کے وہ پانچ قسم کے کام جو والدین کی وفات کے بعد کیے جاسکتے ہیں۔

والدین کی طرف سے صدقہ کرنا بھی جائز ہے لیکن بیٹے سے یہ نہ کیا جائے کہ تو صدقہ کر بلکہ یہ کہا جائے کہ اگر تو صدقہ کرے تو یہ جائز ہے اور اگر تو صدقہ نہ کرے تو ان کے لیے دعا کرنا افضل ہے 'کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاث: الا من صدقة جاریہ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ)) (صحیح مسلم 'الوصیۃ' باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ ج: ۱۶۳۱)

''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کا ہر عمل ختم ہو جاتا ہے (1) صدقہ جاریہ (2) ایسا علم (3) جس سے نفع اٹھایا جاتا ہو اور (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔''

اس حدیث میں (نبی اکرم ﷺ نے عمل کے بارے میں ارشاد فرمائیے ہوئے جو دعا کا ذکر کیا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے صدقہ کرنے 'عمرہ ادا کرنے 'قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ان کی طرف سے نماز پڑھنے کی بجائے ان کے لیے دعا کرنا افضل ہے 'کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ رسول اللہ ﷺ افضل کو چھوڑ کر مفضول کو بیان فرماتے بلکہ یہی بات آپ کے شاہان شان تھی کہ آپ افضل اعمال کو بیان فرمائیے اور مفضول کے بارے میں یہ بیان فرمائیے کہ یہ جائز ہیں، جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ جب انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت عطا فرمادی۔ اسی طرح آپ نے اس شخص کو بھی اجازت دے دی جس نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ! میری امی اچانک فوت ہو گئی ہیں۔ میرا گمان ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرتیں 'تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

بہر حال میں لپٹنے اس بھائی سے کہنا یہ چاہتا ہوں کہ لپٹنے والدین کی طرف سے عمرہ ادا کرنے یا صدقہ کرنے یا اس طرح کے دیگر کام کرنے کے بجائے لپٹنے والدین کے لیے کثرت سے دعا کریں 'کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے یہی راہنمائی فرمائی ہے۔ اگر وہ صدقہ کریں یا عمرہ ادا کریں یا نماز پڑھیں یا قرآن مجید پڑھیں اور ان اعمال کو لپٹنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی طرف سے ادا کریں تو ہم اس کا بھی انکار نہیں کرتے اور اگر والدین نے عمرہ یا حج ادا نہ کیا ہو تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ فرض ادا کرنا دعا سے افضل ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 226

محدث فتویٰ